ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.03 (2025)

شاہدہ دلاور شاہ کا ناول "زندگی ایک ناراض متن" کا موضوعاتی مطالعہ

عائشہ ظفر

ایم فل سکالر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

ڈاکٹر رخسانہ بی بی

(Correspondence Author)

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

Ayeshazafar175@gmail.com

Abstract:

"The novel, a word of Italian origin, is a mirror of society and history, regardless of the language In which it Is written. Based on the era and place it is written, it reflects the people, geographical background, historical landmarks, customs, traditions, culture, language, and every aspect of that environment.In Urdu literature, the novel Is a significant and unique genre of prose that explores various aspects of life, events, and issues in detail and with great interest. It presents life's diverse situations, events, and problems in a detailed and engaging manner".

ادب معاشرے کی اکائی ہے معاشرے میں جو کچھ ہوتا ہے ادب اسے بیان کرتا ہے معاشرے میں ہر چیز بہتر سے بہترین کا سفر کرتی ہے اسی طرح ادیب بھی اس جستجو میں رہتا ہے۔ کسی بھی زبان کے نثری ادب میں ناول کی بہت اہمیت رہی ہے۔ ناول کسی ملک کی تہذیب، تمدن، انداز فکر کا مورخ ہوتا ہے اور ہمیں سابقہ تاریخ کے متعلق جانتا ہو یا حالی کے بارے معلومات حاصل کرنی ہوں۔ ناول سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں اس میں زندگی میں پھیلے حقائق کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

ناول اطالوی زبان کا لفظ نولا Novella سے نکلا ہے ناول کا معنی ہے نیا۔ لغت کے اعتبار سے ناول کے معنی نادر اور نئی بات کے ہیں لیکن صنف ادب میں اس کی تعریف بنیادی زندگی کے حقائق بیان کرتا ہے

ناول نے شروع سے ہی تاریخ، نفسیات اور معاشرتی اقدار کو اپنے دائرہ کار میں شامل رکھا ہے جس سے تہذیب کی حقیقی تصویر کشی میں بہت مدد ملی ہے یہی وجہ ہے کہ معاشرتی ارتقاء کے مختلف زمانوں کے ذہنی اور باطنی انقلابات ناول کے ذریعے واضح ہوتے ہیں کیونکہ ناول ایسی صنف ہے جس میں تازہ خیالات اور زندہ تصورات کو سمونے کی صلاحیت سب سے زیادہ ہے۔ اقدار، کلچر، سماج نظام، فرد انفرادیت، نفسیات، سوشیالوجی اور سائنسی نقطہ نظر، ہر پہلو سے ناول اپنے ہونے کا جواز مہیا کرتا ہے۔ ناول کی تاریخ ارتقائی عمل کی تاریخ ہے۔ اس میں کوئی بھی نظریہ، نظریہ نہیں رہتا صرف ایک پہلو ہوتا ہے جو معنوی سطح پر وسعت سے ہمکنار ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

لاہور شہر جس نے بہت سی ادبی شخصیت کو جنم دیا ہے جن میں حبیب جالب ڈاکٹر سلیم اختر مولانا صلاح الدین احمد امجد اسلام امجد جیلانی کامران وحید قریشی الطاف گوہر نعیم قیصر وغیرہ شامل ہیں انہی میں ایک اہم نام شاہدہ دلاور کا ہے جو جدید اردو ناول نگاری کا ایک اہم نام ہے ان کے ہاں ہمیں موضوعات کی رنگارنگی نظر اتی ہے ان کی ادبی تحریریں عام زندگی سے جڑی ہوتی ہیں ان کی ادبی تکلیفات میں ازاد نظم نعت ہائی کو غزل نظم کالم نگاری افسانہ نگاری اور ناول نگاری شامل ہے ان کو ہر تخلیق پر مکمل قدرت حاصل ہے چاہے شاعری ہو یا انسان افسانہ نگاری یا ناول نگاری شاعری میں انہیں استاد مانا جاتا ہے وہ نہ صرف اردو میں بلکہ پنجابی میں بھی اپنے جوہر دیکھا چکی ہیں۔ ان کی اب تک پنجابی اور اردو کی تقریباً پندرہ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں

کہیں بھی ادیب کی تخلیقات پر اس کی شخصیت کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے اگر ہم یوں کہیں کہ تخلیقات شخصیت کی عکاس ہوتی ہیں ے تو بے جا نہ ہو گا اگر ہم شاہد دلاور کی شخصیت کی بات کرتے ہیں تو ان کی شخصیت متوازن ہے ان کے ہاں ایثارہ قربانی، بے لوث محبت، حوصلہ مندی، اور متحمل مزاجی ان کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ وہ جو بھی بات کرتی ہیں مدلل انداز میں کرتی ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اپنے ناولوں میں انہوں نے نسوانیت، معاشرتی و سماجی مسائل، انسانی جذبات اور خواتین کے معاشرتی مسائل کو موضوع بنایا ہے ان کے ناول "زندگی ایک ناراض متن" جو سماجی جز انسانی وجود اور داخلی کشمکش جیسے موضوعات کو منفرد انداز میں بیان کیا ہے اس ناول میں ہمیں مذہب کی جھلک میں بھی نظر اتی ہے.

"زندگی ایک ناراض متن" ناول میں زندگی کے ایک ایسے گورکھ دھندے کے ممور پر دکھایا گیا ہے۔ جو کبھی تو قاری کو طغیانیوں میں بکھیر دیتا ہے اور کبھی قاری کو اپنی سوچ کے بہاؤ میں بہا کر لے جاتا ہے۔

شاہدہ دلاور نے اپنے ناول میں آج کی بگڑتی تہذیب کو بھی موضوع بنایا ہے۔ جیسے انہوں نے انم کے کردار کے ذریعے بیان کیا ہے سرور جاوید جو کہ ایک مسلمان ہیں اور انم ایک ہندو لڑکی ہے دونوں ایک ہی جگہ ملازمت کرتے ہیں اور ہم جماعت میں رہ چکے ہیں انو سرور جاوید سے شادی کر لیتی ہے اور وہ شادی کے بغیر بھی اپنے مذہب پر قائم رہتی ہے اگر ہم شاہد دلاور کے اسلوب کی بات کریں تو ان کا اسلوب عام فہم ہے ناول کی زبان سادہ شکستہ اور جذبہ جزیات نگار نگاری سے بھرپور ہے جو والے کو ریز جملے کی گہرائی اور مانی خیزی کو ظاہر کرتی ہے ناول میں انہوں نے عام زندگی کو فلسفیانہ انداز میں بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ انسانی زندگی ایک روبوٹ کی طرح ہے جس کے کئی مالکان ہیں انہی کے ذریعے انہوں نے مذہبی افکار اور تاثبات پر بھی کڑی تنقید کی ہے یہ ناول اردو فکشن میں ایک منفرد مقام و مرتبہ رکھتا ہے فکری جہت کے اعتبار سے ایک بہترین عمل ہے ناول میں ہمیں خود کلامی علامت نگاری کے ساتھ بے شک شوری اسلوب زبان بیان کیا ہے

شاہدہ دلاور شاہ ایک افسانہ نگار شاعرہ اور کالم نگار ہیں ہر صنف سخن میں اپنے منفرد اسلوب کی بدولت الگ شناخت بنانے میں کامیاب نظر آتی ہیں جہاں انہوں نے اردو کو قومی فریضہ سمجھ کر ذریعہ اظہار بنایا ہوا ہے وہاں اپنی مادری زبان پنجابی کا قرض چکانے کے لیے ہر لمحہ کوشاں ہیں۔

ان کی اب تک اردو اور پنجابی میں کئی تصانیف منظر عام پر آ کر بھرپور پذیرائی حاصل کر چکی ہیں شاہدہ دلاور شاہ نے پنجابی اور اُردو دونوں زبانوں میں طبع آزمائی کی ہے ان کے افسانے، شاعری اور کالموں کے موضوعات قومی، معاشرتی، سیاسی اور تہذیبی ہیں انہوں نے پنجابی کالم نویسی سے صحافتی زندگی کا آغاز کیا۔ شاہدہ دلاور شاہ کو ادب کے حوالے سے فراموش نہیں کیا جا سکتا وہ پچھلے کئی سالوں سے مسلسل لکھ رہی ہیں اور اپنے منفرد اسلوب کی بنا پر ادب میں نمایاں مقام کی حامل ہیں۔ اس ناول میں ہمیں روحانیت بھی ملتی ہے۔

روحانیت ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کو مادی دنیا سے ماورا کر کے قلب اور روح کے سفر پر گامزن کرتی ہے یہ تصور مختلف مذاہب فلسفہ اور ثقافتوں میں مختلف انداز میں ملتا ہے بنیادی طور پر اس کا تعلق انسان کے اندرونی وجود سے ہوتا ہے۔

"زندگی ایک ناراض متن" میں شاہدہ دلاور شاہ نے روحانیت کو اس انداز میں بیان کیا ہے۔

> "میں نے اس کی ہر ادا کو اپنی دنیا میں ڈھال رکھا تھا۔ لوگ جسے نفرت کہتے، میں نے اسے اس کی محبت کا لباس پہنا رکھا تھا۔ لوگ جسے انکار کہتے میں نے اس کو اقرار کا نام دے رکھا تھا۔ اگرچہ 'میں' میں کا کبھی قائل نہیں رہا مگر یہاں اس 'میں' میں دراصل 'تو' ہے اور 'تو' کے بارے میں کوئی مذہب نہیں کہتا کہ عدم ہے لہذا میں اس فلسفے کا انکاری ہوں کہ میری ذات میں رائیگانی پنہاں ہے۔"(۱)

زندگی ایک ناراض متن ایک ایسا ناول ہے جس ناول کا موضوع کوئی ایک نہیں ہے مصنفہ کئی کشتیوں کی ساتھی ہیں اور کشتیاں بھی وہ جو سمندر کے برنور میں پھنس جائیں اور پھر کوئی راستہ نہ مل سکے ایسے جیسے زندگی کے تمام مسائل کو کھل کر بیان کر دیا صرف کہانی کے کردار ہی نہیں بلکہ ذہن کے خلل اور سوالات اور اس کے حوالے سے جوابات مل جاتے ہیں کہیں موضوع محبت احساس اور لمس نظر اتا ہے کہیں موضوع کسی کالی دنیا میں نظر اتا ہے یہاں کرپشن بھی ہے یہاں مجبوری بھی ہے ایسے کہ سیاست کے حقائق دنیا کی سپر پاور کے رنگ اور مختلف معاشرے کے بیانات سب کچھ نظر اتا ہے کتاب میں سے ایک اقتباس دیکھیں

> "اب یہ گرہ کون کھولے کے ان چھوٹے چھوٹے مالکان کو کیوں مقرر کر رکھا ہے جب کہ مذاہب کا نظام تو کہتا ہے کہ خالق اور مخلوق کے فاصلے نہیں ہوتے۔ اگر بڑے مالک نے مقرر کیا ہے تو وہ ان چھوٹوں سے کس کس نوعیت کا کب کب حساب لیتا ہے؟ روبوٹ تو روبوٹ ہے اس سے سارے ہی مثبت کام لیے جا سکتے تھے مگر ہر جگہ ایسا نہیں ہوا۔ بڑا روبوٹ جب چھوٹے سے ٹکراتا ہے۔"(۲)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

انہوں نے صرف عام معاشرے کی بات نہیں کی بلکہ انہوں نے تیسری دنیا کی بات اور فلسفہ بھی کھول کر دکھایا ہے اس کے ساتھ ساتھ دماغ اور دل کی لاشعوری سی جنگ جو نظر نہیں ائی مگر ساری دنیا کے لوگ اس جنگ میں متنفق ہیں ہر انسان کو خود سے ایک نفسیاتی جنگ لڑ رہا ہے اور اس جنگ کو انہوں نے بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے اس حوالے سے ایک اقتباس دیکھیں۔

"میں رک گیا
میں نے کہا تم کل والے ہو؟
میں نے اس کے رکتے ہی اس سے پوچھا اس نے
موٹے موٹے آنکھوں کے ڈھیلے کھول کر
میری سمت دیکھا اور بولا یہی تو میں
تم سے پوچھنے والا تھا! ہاں! میں کل والا
ہوں! میں نے اسے جواب دیا اچھا ٹھیک ہے۔"(۳)

موضوع محبت ہو یا نفرت یا تیسری دنیا کی بات ہو فلسفہ سقراط یا کارل کا ہو مگر حقیقت میں موضوع تو معاشرہ ہی ہوتا ہے اس حوالے سے اعجاز روشن لکھتے ہیں:

"دنیا کا ہر ناول؛ خواہ جنگ پر ہو، رومانوی ہو، روحانی ہو یا نفسیاتی؛ سب کا لا محالہ ایک ہی موضوع ہوتا ہے ءمعاشرہ"(۴)

شاہدہ دلاور شاہ کے ناول میں جانے پہچانے قضیے بھی ملتے ہیں، لیکن انہوں نے روایتی مسئلوں پر ہی اکتفا نہیں کیا انہوں نے بعض مقامات پر معروض سے چپکے مہین قشر کو اس طرح اتارا ہے کہ صرف بیان کی ندرت ہی نئی ہو کر سامنے نہیں آئی اصل مغز بھی نیارا ہو کر روبرو آ گیا ہے۔

"لاگ اور لگاؤ کو منہا کر کے کہے دیتے ہیں ایسا نہیں کہ شاہدہ دلاور شاہ نے پورے ناول میں یکسر مختلف scenario تشکیل دے دیا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ انہوں نے سوچ سمجھ کر زیست کی ان کروٹوں کو ماجروں کی گرفت میں لینے کی مساعی کی ہیں جنھیں مقبول فکشن کی ریٹنگ میں بہت اونچا نہیں رکھا جاتا۔"(۵)

اس میں ایک بنیادی موضوع جنس اور اس کے علاوہ مرد اور عورت جنس نفسیاتی مسائل کو بتایا ہے ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ مرد ہی غلط ہو کبھی کبھی عورت بھی اپنے زیادہ تیار ہونے اور دوسری توجہ کے لیے مردوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہے اس حوالے سے غافر شہزاد یوں بیان کرتے ہیں۔

"معذرت کے ساتھ کچھ لڑکیاں بھی ماحول کو گدلا کرتی ہیں۔۔۔ کچھ رنگین مزاج ٹیچروں کی شہوت بڑھانے میں ایسی لڑکیوں کا بھی ہاتھ ہوتا ہے جو صرف پوزیشن اور مارکس لینے کے لیے ہر چیز داؤ پر لگانے کو تیار رہتی ہیں۔"(۶)

اس کہانی کا موضوع جو بھی ہو مگر معاشرے کے وہ خیالات اور جواز تباہی جو منٹو اور سقراط نے کھوئے تھے ان کو بہت ہی دل جمی سے بیان کیا گیا ہے اس میں مصنوعی سطحی، عامیانہ، اضافی حد بندیوں کو جزیات کے ساتھ موضوع تو بنا تا ہے کہ ان عناصر کی موجودگی سے انکار ممکن ہے لیکن ان کے عمل کے اندر مفید نہیں باؤنڈری کو ہنر مندی کے ساتھ focussoft میں لے کر خطے کی ثقافت کو غالب دکھایا گیا ہے۔

سراج الدین ظفر لکھتے ہیں:

"مانا کہ جہازی سائز کے خانوں والا ایک رجسٹر، اتنے قلم۔۔۔ افففف! یہ گنتیاں ختم نہیں ہوتیں لیکن مصنفہ گنتی کی تعداد کو کم کر کے ایک دوسرا رخ سامنے لائی ہیں۔"(۷)

"زندگی ایک ناراض متن" کا موضوع مرد و عورت کہ جنسی اور نفسیاتی پہلو کو بھی واضح کیا ہے اور مرد کے برعکس عورت کی بے وفائی کو بھی بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے مصنفہ نے تانیثیت کا پرچار نہیں کیا بلکہ بنیادی حقیقت کو واضح کیا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

شاہد دلاور شاہ نے ناول کالم شاعری یعنی ادب کے تمام میدانوں میں خدمات سر انجام دی ہیں شاہدہ دلاور کے ناولوں میں ہمیں ان کے موضوعات اس دور میں تو ہم پر سوچ کے درواکر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کے نفسیاتی پہلوؤں کو واضح کر کے ان کے ذہین کی گتھیوں کو بھی سلجھایا ہے شاہدہ دلاور شاہ اکیسویں صدی کی نئے ادب کی روایت سے جڑی ناول نگار ہیں۔

حوالہ جات

1. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023,ص:97
2. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023,ص:17
3. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023ص21
4. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023,ص:228
5. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023,ص231
6. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023,ص:227
7. شاہدہ دلاور شاہ،ڈاکٹر،زندگی ایک ناراض متن،لاہور،عکس پبلیکیشن،2023,ص:238

References:

Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 97.
Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 17.
Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 21.
Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 228.
Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 231.
Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 227.
Shahida Dilawar Shah, Dr. *Zindagi Aik Naraz Matn*. Lahore: Aks Publication, 2023, p. 238.